الوثائق السیاسیۃ میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا تحقیقی منہج

* ڈاکٹر محمد ضیاء الحق

دورِ نبوی ﷺ اور عہدِ خلافت راشدہ کے وثائق و دستاویزات کی تدوین

دورِ نبویؐ اور عہد خلافتِ راشدہ کے وثائق کی اہمیت

مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کا قیام اور اس کی حدود کی بتدریج توسیع رسول اللہ ﷺ کی حربی، سیاسی اور تشریعی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اور یہ اس سیاسی مہارت کا ثمر ہے جو رسول ﷺ نے مختلف علاقوں اور قبائل کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات استوار کرنے کے لیے استعمال کی تھی۔ رسول ﷺ کی ریاست کے قیام و استحکام اور دفاع کے لیے کی جانے والی سیاسی، انتظامی اور حربی کوششوں کی گواہی وہ وثائق اور دستاویزات دیتی ہیں جو اس دوران تیار ہوئیں ان دستاویزات میں آپؐ کے خطوط، سرکاری حکم نامے اور معاہدات شامل ہیں۔ ان دستاویزات کو قبائل عرب کے مدینہ کی مرکزی حکومت کے ساتھ تعلقات کی نوعیت کی تحدید کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ ان دستاویزات کی زبان اسلوب کتابت اور اہداف کے اعتبار سے مختلف انواع ہیں۔ (۱)

جن دستاویزات اور وثائق کو رسول ﷺ اور خلفاء راشدین سے منسوب کیا جاتا ہے ان کی اکثریت مستند ہے ان دستاویزات کی ایک بہت بڑی تعداد مختلف ادوار کے قیمتی ذخائر میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بہت عرصہ بعد تک بھی محفوظ رہی ہے۔ علماء اور محققین نے پہلی صدی ہجری سے ہی ان دستاویزات کو رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہونے اور ان کی تشریعی اور تاریخی افادیت کی بناء پر اپنی علمی اور تحقیقی سرگرمیوں کا موضوع بنایا۔ کئی راویوں نے ان کو حدیثِ نبوی ﷺ کی ایک قسم قرار دیا ہے۔ (۲)

---

* چیئرمین، شعبہ اسلامک لاء، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔

اوران دستاویزات کی اسناد کو روایت کرتے ہوئے ان خاندانوں تک پہنچایا ہے جن کے پاس یہ وثائق محفوظ تھے۔ایسے دلائل بکثرت موجود ہیں جو اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ ان وثائق کے راویوں نے بکثرت ایسے خاندانوں کے افراد سے ملاقاتیں کیں جن کے ہاں یہ وثائق محفوظ تھے اور اکثر حالات میں اصلی وثائق سے نقل کر کے نصوص کو روایت کیا گیا۔(۳)

علماء و محققین کی اصلی وثائق کو محفوظ رکھنے کی کوششوں کے علیٰ الرغم آج کے دور میں ان اصلی وثائق کی کم تعداد ہی محفوظ رہ سکی۔جن وثائق کی اصل محفوظ ہے۔ان میں رسول اللہ ﷺ کے مقوقس مصر،نجاشی اور منذر بن ساوی کے نام لکھے گئے خطوط بھی بیان کیے جاتے ہیں۔(۴)

وثائق ودستاویزات کے قدیم مجموعے

عہدِ خلافت راشدہ ہی میں قدیم دستاویزات کو جمع کرنے کے کام کا آغاز ہو گیا تھا چنانچہ کہا جاتا ہے کہ حضرت عمر کے پاس ایک صندوق تھا جس میں معاہدات سے متعلق دستاویزات کی نقول محفوظ کی گئی تھیں۔ یہ صندوق ۸۲ ہجری میں اس وقت جل گیا جب دیوان حکومت کو آگ لگی (۵) محدثین کے قدیم مجموعہ جات میں بھی وثائق کو جمع کیا گیا ہے۔ان مجموعوں میں عبداللہ بن عباس، عمرو بن حزم کے مجموعے شامل ہیں، ان کے بعد عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، امام زہری، ابن اسحاق، واقدی، علی بن محمد القرشی، ہشام بن محمد بن السائب الکلبی، ابن المدائنی الطبری اور کئی دوسرے ابتدائی مصادر کا درجہ ہے جن میں رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین کے دور کے وثائق کی نصوص کو جمع کیا گیا ہے۔ چنانچہ واقدی رسول اللہ ﷺ کے منذر بن ساوی کی طرف لکھے گئے خط کو حضرت عکرمہ کی سند سے روایت کرتے ہوئے ان کا یہ قول بھی نقل کرتے ہیں:

"وجدت هذا الكتاب في كتب ابن عباس بعد موته فنسخته" (۶)

میں نے اس خط کو ابن عباس کے خطوط میں ان کی موت کے بعد موجود پایا اور وہاں سے میں نے اس کو نقل کر لیا۔عمرو بن حزم کا مجموعہ اس ضمن میں وہ قدیم ترین مجموعہ ہے جو آج کے دور میں ہم تک پہنچا ہے۔اس مجموعہ کو تیسری صدی ہجری کے عالم الدیبلی نے نقل کیا ہے اور ابن طولون نے اسے بطور ضمیمہ اپنی کتاب کے ساتھ منسلک کیا ہے۔(۷)

ابن اسحاق نے یزید بن حبیب المصری کے اس قول کی نشاندہی کی ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک ایسا نسخہ حاصل کیا جس میں رسول اللہ ﷺ کے وہ مکتوبات تھے جو آپ نے مختلف بادشاہوں کے نام لکھے تھے اور امام زہری نے اس نسخے کو درست تسلیم کیا ہے۔(۸) ابن سعد ابن سیرین کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ:

"انه لوکان متخذاً کتاباً لا تخذ کتابً رسائل النبی" (۹)

ابن ندیم نے اپنی فہرست میں ابن الحسن المدائنی کی مؤلفات کے ضمن میں اس کی درج ذیل تالیفات کا بھی ذکر کیا ہے

عهود النبی۔

رسائل النبی۔

کتب النبی إلی الملوك إقطاع النبی۔

کتاب الخاتم والرسل۔

کتاب عن الذین کتب لهم الرسول کتب امان (۱۰)

ابن حجر ۸۵۲ھ/۱۴۴۹ء نے ابن الحسن المدائنی کی کتاب رسائل النبی سے نقل کیا ہے۔(۱۱) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب ابن حجر کے دور تک متداول تھی، ابن حجر نے المدائنی کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بادشاہوں کے نام خطوط کو جمع کیا تھا (۱۲) یہ تمام کتاب ابن حزم کے مجموعہ کا وہ حصہ معلوم ہوتی ہیں جواب موجود نہیں ہے۔ یا تو یہ وقت ضائع ہو چکا ہے۔ یا پھر خزانوں میں مخفی ہے (۱۳) رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین کے وثائق، فقہ اسلامی، تاریخ اور تراجم کی قدیم ترین کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں ان کتابوں میں امام ابو یوسف کی ''الخراج''، ابن ہشام کی ''السیرۃ النبویہ''، ابن سعد کی ''الطبقات الکبری'' بھی شامل ہیں۔ ابن سعد کے مجموعہ کے مطالعہ سے محسوس ہوتا ہے کہ ابن سعد کا اصل ہدف واقدی اور ہشام بن الکلبی سے منقول روایات کو مدون کرنا تھا اس لیے اس نے روایات کو نقد کے بغیر ہی قبول کر لیا (۱۴) ابوعبید القاسم بن سلام نے بھی کافی تعداد میں نصوص کو نہ صرف واقدی سے روایت کیا ہے بلکہ ان کی نقد بھی کی ہے۔ جیسا کہ دومۃ الجندل اور اِقطاع النبی لبلال المزنی جیسے وثائق کی نقد ابوعبید القاسم کی کتاب الاموال میں شامل ہے۔(۱۵) بعد کے مصادر نے درج بالا مصادر پر ہی اعتماد کیا ہے۔

جدید محققین کی وثائق کے حوالے سے خدمات

معاصر علماء اور محققین نے بھی وثائق ودستاویزات کی تحقیق وتدقیق اور جستجو کے لیے نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان علماء میں مسلمان اور مستشرقین دونوں شامل ہیں۔ مستشرق Wellhansen نے طبقات ابن سعد کے رسول اللہ ﷺ کے رسائل اور معاہدات سے متعلق ابواب کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا اور ان کے حواشی تحریر کیے Sepreber اور Caetani جیسے مستشرقین نے بھی بعض وثائق کا یورپی زبانوں میں ترجمہ کیا اور ان پر اصالت کے حوالے سے تحقیق کی، برصغیر پاک وہند کے علماء نے بھی عہدِ النبیؐ کے وثائق کو خاص طور پر اپنی تحقیقات کا مرکز بنایا اور وثائق کی جمع وتدوین کے ساتھ ساتھ اردو میں ان کا ترجمہ بھی کیا۔ اس ضمن میں عبدالمنعم خان، عبدالجلیل نعمان اور ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کے نام خاص طور پر نمایاں ہیں۔ (۱۶)

عہدِ نبویؐ اور خلافتِ راشدہ کے وثائق کے ضمن میں ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کی خدمات

عہدِ نبوی ﷺ اور خلافتِ راشدہ کے وثائق اور دستاویزات سے متعلق سب سے نمایاں اور مربوط کام ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کا ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے تقریباً ان تمام اہم وثائق اور دستاویزات کو مدون کیا جنہیں رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین سے منسوب کیا جاتا اور ان کے مصادر کی نشاندہی بھی کی، ڈاکٹر صاحب نے یہ کام بنیادی طور سوربوں یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لیے کیا۔ فرانسیسی میں ان کے اس تحقیقی کام کا موضوع:

" Documents Sur La Diplomatic Muslaman " تھا۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ کام ۱۹۳۵ء میں پیرس میں چھپا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اس کام میں وثائق کی نصوص کو علوم اسلامیہ کے مصادر کے وسیع ذخیرہ میں موجود مصادر سے جمع کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا یہ کام "مجموعة الوثائق السياسة فى العهد النبوى والخلافة الراشدة" کے نام سے ۱۹۶۱ء میں مطبعه لجنة التاليف والترجمه والنشر کے زیر اہتمام چھپا اور اس کی اشاعت ڈاکٹر پاول کراوس، ڈاکٹر محمد طٰہٰ الحاجری اور عبدالعزیز محمد الأهوائی آفندی کی زیر نگرانی عمل میں آئی۔

وثائق کی تالیف کے اسباب وپس منظر

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے ان اسباب کی بھی نشاندہی کی جن کی بناء پر دستاویزات کی عہدِ نبویؐ اور خلافتِ راشدہ میں تالیف عمل میں آئی۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ لکھتے ہیں ہجرتِ نبویؐ سے پہلے کا دور تمہید اور تجربہ کا دور تھا اور مکہ میں مسلمانوں کی جماعت کی حیثیت ایک ملک کی نہ تھی اس لیے اس دور کی سیاست خارجہ میں عقبہ کی دو بیعتیں ہی اہم حیثیت کی حامل ہیں ان بیعتوں سے مسلمانوں کے اہل یثرب سے ان تعلقات کا پتا چلتا ہے جن کے نتیجے میں مسلمانوں نے مکہ سے یثرب کی طرف ہجرت کی اور وہاں پر ایک ریاست کی بنیاد رکھی۔ اس ریاست کے دستور کو میثاقِ مدینہ کے نام سے مدون کیا گیا جو کہ وثائق ودستاویزات کی فہرست میں سے سے پہلے درج کیا گیا ہے۔

میثاقِ مدینہ کے تحت رسول اللہ ﷺ نے ایک وفاقی Federation حکومت قائم کی جس میں یہود کو بھی شامل کیا۔ چنانچہ یہود سے متعلق دستاویزات وجود میں آئیں جنہیں اس مجموعہ میں شامل کیا گیا ہے۔

مدینہ کی طرف ہجرت اور وہاں پر ایک ریاست کی تشکیل کی بناء پر مسلمانوں کے قریش سے تعلقات میں پہلے سے موجود کشیدگی کی شدت میں اضافہ ہوگیا جس کے نتیجے کے طور پر مسلمانوں اور قریش کے درمیان احد خندق حدیبیہ اور فتح مکہ کی جنگیں ہوئیں ان جنگوں سے متعلق وثائق کو ایک خاص فصل میں ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے جمع کر دیا۔

صلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مختلف ممالک کے سربراہوں کے نام خطوط ارسال فرمائے چنانچہ ان خطوط سے متعلق وثائق کو ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے دو فصول میں جمع کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے کئی قبائل کو قریش کے مقابلہ میں اپنا حلیف بنالیا تھا۔ ان قبائل سے متعلقہ دستاویزات کو ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے ایک فصل میں مدون کر دیا۔

⑥ ۱۰ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع ادا فرمایا اور اس موقع پر اپنا مشہور خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ میں مسلمانوں کے لیے حقوق اور فرائض کو واضح طور پر بیان کیا گیا چنانچہ عہد نبویؐ کے آخری وثائق میں خطبہ حجۃ الوداع کی نص کو شامل کیا گیا ہے۔

⑦ اس مجموعے کے دوسرے حصہ میں خلافت راشدہ کے دور سے متعلق وثائق ہیں ان وثائق میں سے ایک فصل میں روی سلطنت سے متعلق وثائق ہیں جبکہ دوسری فصل میں ایرانی سلطنت سے متعلق وثائق و دستاویزات شامل ہیں۔(۱۷)

❻ دستاویزات اور وثائق کی نوعیت

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے جن دستاویزات کو الوثائق السیاسیۃ میں جمع کیا ہے ان میں زیادہ تر سیاسی اور سرکاری دستاویزات ہیں۔ تاہم بعض انفرادی دستاویزات بھی موجود ہیں۔ الوثائق السیاسیۃ میں جمع کردہ دستاویزات کو درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

① سرکاری معاہدات۔

② دعوتِ اسلام کے لیے مراسلات خصوصاً، سربراہان مملکت کی طرف لکھے گئے خطوط۔

③ سرکاری عہدیداروں کی تقرری اور اختیارات سے متعلق حکم نامے۔

④ زمین کی الائمنٹ کی دستاویزات۔

⑤ امان اور وصیت نامے۔

⑥ ایسی دستاویزات جس میں بعض لوگوں کو خصوصی اختیارات یا حقوق دیئے گئے ہیں۔

⑦ متفرق مراسلات، جو کہ رسول اللہ ﷺ کے مراسلات کے جواب میں آئے۔

عہدِ نبوی ﷺ سے متعلق الوثائق میں جمع کردہ دستاویزات کی تعداد۔

نمبر شمار	دستاویزات کی نوعیت	تعداد	الوثائق میں وثیقہ نمبر
①	معاہدات	۷۰	۱، ۸، ۱۱، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۴۰، ۴۱، ۹۴، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۱۰۲، ۱۰۴، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳،
②	اسلام کی طرف دعوت دینے کے لیے لکھے گئے مراسلات	۴۲	۱۵، ۱۶، ۲۱، ۲۲، ۲۶، ۲۷، ۲۹، ۳۰، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۲، ۴۹، ۵۱، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۹، ۶۰، ۶۷، ۶۸، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۹، ۶۰، ۶۷، ۶۸، ۷۶، ۷۷، ۸۶، ۹۹، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۳۹، ۱۴۰، ۲۰۶۔
③	سرکاری حکم نامے (عہدیداروں کی تقرری، اختیارات وغیرہ سے متعلق)	۵۶	۳، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۴۰، ۴۱، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۸، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۵۲، ۲۲۱، ۲۲۷، ۲۳۲، ۲۳۵، ۲۴۵، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۸۷۔

④	زمین کی الاٹ منٹ کے احکام	۳۶	۴۳، ۸۹، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۹، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۳۱، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۶۳، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۲۰۷، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۲۳، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۸،
⑤	امان نامے	۱۴	۲، ۱۹، ۸۳، ۱۳۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۴۴،
⑥	خصوصی استثناءات	۲	۹۵، ۲۳۶۔
⑦	متفرق مکاتیب	۳۳	۴، ۵، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۸، ۳۵، ۵۰، ۵۲، ۵۸، ۷۹، ۱۰۸، ۲۰۵، ۲۲۲، ۲۲۴، ۲۳۷، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۸۱۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور کے خطوط اور دستاویزات

نمبر شمار	دستاویزات کی نوعیت	تعداد	الوثائق میں وثیقہ نمبر
①	مرتدین کے نام خطوط	۳	۲۴۷، ۲۸۱، ۲۸۲۔
②	سرکاری اہلکاروں کے نام خطوط	۷	۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۳۰۲۔
③	بادشاہوں/سربراہوں کے نام خطوط	۱	۲۸۹۔
④	معاہدات	۱۲	۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۳۰۰، ۳۰۱۔
⑤	مقامی کمانڈروں کے مفتوحہ علاقوں کے عوام کے نام خطوط	۵	۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دور کی دستاویزات

نمبر شمار	دستاویزات کی نوعیت	تعداد	الوثائق میں وثیقہ نمبر
①	حضرت عمر کے اہلکاروں/ مقامی کمانڈروں کے نام خطوط	۱۹	۳۰۳،۳۰۴،۳۰۵،۳۰۷،۳۱۲،۳۱۴،۳۱۵،۳۱۶، ۳۲۵،۳۲۷،۳۲۸،۳۲۹،۳۳۰،۳۴۲،۳۶۲، ۳۶۳،۳۶۴،۳۶۶،۳۶۷۔
②	مقامی کمانڈروں / اہلکاروں کی طرف سے خلیفہ کی طرف خطوط	۱۳	۳۰۸،۳۰۹،۳۱۰،۳۱۱،۳۱۷،۳۱۸،۳۱۹،۳۲۰، ۳۲۱،۳۲۲،۳۲۳،۳۲۴،۳۴۷۔
③	اہلکاروں کے تقرر نامے	۱	۳۲۶۔
④	معاہدات	۳۲	۳۳۱،۳۳۲،۳۳۳،۳۳۵،۳۳۶،۳۳۷،۳۳۸، ۳۳۹،۳۴۰،۳۴۱،۳۴۲،۳۴۳،۳۴۶،۳۴۸، ۳۴۹،۳۵۰،۳۵۱،۳۵۲،۳۵۳،۳۵۴،۳۵۵، ۳۵۶،۳۵۷،۳۵۸،۳۵۹،۳۶۰،۳۶۱،۳۶۲، ۳۶۳،۳۶۸،۳۶۹۔
⑤	متفرق	۳	۳۴۴،۳۴۵،۳۷۰۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور کی دستاویزات

نمبر شمار	دستاویزات کی نوعیت	تعداد	الوثائق میں وثیقہ نمبر
①	اہلکاروں کے نام خطوط	۲	۳۷۰،۳۷۱۔

❸ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مدون کردہ وثائق کے اہم خصائص

① الوثائق کے مصادر و مراجع کی نوعیت

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے وثائق کے اہم مصادر کا ذکر کیا ہے اور ان پر نقد بھی کیا ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ عہدِ نبویؐ کے وثائق کا سب سے اہم مصدر طبقات ابن سعد ہے جبکہ خلفاء راشدین کے دور کے معاہدات کے مصادر تاریخ طبری اور بلاذری کی ''فتوح البلدان'' ہیں۔ طبری نے تاریخی واقعات کو مختلف روایات سے لیا ہے اور ایسی روایات بھی شامل ہوگئی ہیں جو ثقہ نہیں ہیں۔ طبقات ابن سعد میں مصنف نے یہ کوشش کی ہے زیادہ سے زیادہ روایات کو جمع کرلیا جائے اور انہوں نے روایات کی چھان پھٹک کو ضروری خیال نہیں کیا۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کہتے ہیں کہ ہمارے مصادر میں سے اہم مصدر ابو عبید القاسم بن سلام کی ''کتاب الاموال'' بھی شامل ہے یہ اگرچہ ایک معتبر مصدر ہے لیکن کہیں کہیں بعض جملوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔

ابن ہشام کی ''السیرۃ النبویہ'' اور امام ابو یوسف کی ''کتاب الخراج'' مصادر میں سے نہ صرف سب سے قدیم ہیں بلکہ سب سے زیادہ ثقہ اور جامع بھی ہیں۔

② وثائق کے ذکر میں مصادر کی ترتیب

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے ہر وثیقہ کے اختتام پر مصادر کو تاریخی اعتبار سے درج کیا ہے نیز مختلف مصادر میں الفاظ اور ترتیب کے جو اختلافات پائے جاتے ہیں ان کو بھی درج کر دیا گیا ہے یہ اختلافات روایات بالمعنی کے نتیجے میں سامنے آئے ہیں اور ان سے کئی اہم نتائج سامنے آتے ہیں۔ کئی دستاویزات کی نص بعض مصادر میں بیان ہوئی ہے۔ جبکہ دوسرے مصادر میں نص موجود نہیں لیکن دستاویز کا ذکر موجود ہے چنانچہ ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے وثائق کے مصادر میں اس قسم کے اختلافات کا ذکر بھی کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے ہر وثیقہ کو ایک نمبر دیا ہے اور اس وثیقہ کے اختتام پر رموز و اشارات سے مصادر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے جو رموز استعمال کی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

بآ ...... سیرۃ ابن اسحاق (فارسی ترجمہ)   بعح ...... ابن عبد الحکم

بث...... اسد الغابة لابن الأثير

بح...... الإصابةلابن حجر

بحز...... ابن حزم

بحن...... مسند احمد بن حنبل

يد ...... سنن ابى داؤد

بس...... طبقات ابن سعد

بسن ......سيرة ابن سيد الناس

بط...... اعلام السائلين لابن طولون

بع...... ابو عبيد

بعب...... الاستيعاب لابن عبدالبر

قلقش......القلقشندى

بعر...... ابن عبد ربه

بق ...... زاد المعاد لابن القيم

بك...... ابن كثير

بلاد...... البلاذرى فتوح البلدان

به...... سيرة ابن ہشام

ببو...... الخراج لابى يوسف

ديب...... الديبلى

طب...... تاريخ الطبرى

عمخ...... عبد المنعم خان

قس ...... القسطلانى

ع......عدد والمراد بالعدد عند ذكر

ب...... كتاب كے ورقه كى دوسرى طرف (مثلا ورق ٢٠ ب)

الطرف الاول (مثلاً ورق٩)

ص...... الصفحة

ف...... الفقرة والفصل

ج...... الجزء او المجلد

س...... سطر

انظر ...... يشير إلى البحوث الحديثة

+[ ] ...... علامة الإضافة والمضاف

...... علامة الحذف

......علامة الاستمرار فى الرواية

قابل...... يشير إلى الروايات غير الكاملة من الوثائق۔

③ وثائق کی زبان

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے قرآنی عربی زبان کو بہت اہتمام سے محفوظ کیا ہے لیکن کچھ الفاظ ایسے ضرور ہیں جن کا استعمال آج کل کی عربی زبان میں نہیں ہو رہا اس قسم کے بعض الفاظ کا استعمال وثائق کی عبارت میں ہوا ہے جو ان وثائق کی اصل ہونے کی نشانی ہے۔

> ''مثلاً وثیقہ نمبر ۹۰ میں ''حق'' کا لفظ زکاۃ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اسی طرح وثیقہ نمبر ا میں ''کتاب'' کا لفظ ''الفرض'' کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اس طرح وثیقہ نمبر ۲۹۴ میں غلب کا لفظ مغلوب کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ وثیقہ نمبر ۳۱۶ میں ذکر کا لفظ صلوٰۃ کے معنوں استعمال ہوا ہے''۔

لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر جگہ غریب الفاظ کا استعمال درست ہو۔ عربی ادب میں بعض اوقات مصنفین نے تفاخر کے اظہار کے لیے غریب اور شاذ الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ ابن الأثیر نے رسول اللہ ﷺ سے منسوب ایک خط میں غریب الفاظ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

> ''ترکنا ذکرہ لأن رواتہ نقلوہ بألفاظ غریبة وبدّلوھا وصحّفوھا'' (۱۰)

> ''ہم نے اس (خط) کا ذکر کرنا چھوڑ دیا ہے کہ کیونکہ اس کو روایت کرنے والوں نے غریب الفاظ کا استعمال کیا اسے تبدیل کیا ہے اور اس میں تبدیلی کی ہے''۔

یہ خط وثیقہ نمبر ۱۳۳ میں موجود ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کے نزدیک اس وثیقہ کے درست ہونے کا کم ہی امکان ہے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ لکھتے ہیں کہ صدر الاسلام میں عربی زبان سادہ اور فصیح تھی اور پر تکلف الفاظ کا استعمال اس میں موجود نہ تھا۔ بعض وثائق کے پر تکلف الفاظ ان وثائق کی صحت کو مشکوک کر دیتی ہے جیسا کہ واقدی کے روایت کردہ وثیقہ نمبر ۵۱، ۵۲ اور ۹۱ کی زبان ہے ان وثائق کے برعکس وثیقہ نمبر ۳۱ اور ۱۸۱ جو کہ اہل ایلا اور اہل الطائف کے ساتھ معاہدات سے متعلق ہیں کا اسلوب عربی اصل ہے اور ان وثائق کی صحت پر دلالت کرتا ہے۔

④ وثائق کے مندرجات

رسول اللہ ﷺ سے منسوب ایسے امان نامے جو مسلمان قبائل کے لیے لکھے گئے تھے اور ان میں ان قبائل سے دینی فرائض کی ادائیگی کے لیے کہا گیا ہے کہ درست ہونے میں کوئی امر مانع نہیں کیونکہ کسی کے لیے اس میں فائدہ کی کوئی بات نہیں۔ اگر کوئی تفاخر کے لیے ایسا امان نامہ گھڑے گا تو اس کا اظہار امان نامے کے اسلوب سے ہی ہو جائے گا۔ اس بناء پر ایسے امان نامے جن میں قبائل سے فرائض کی ادائیگی کا مطالبہ کیا گیا ہے اور ان کا اسلوب دورِ رسالت کے عموی اسلوب تحریر سے مطابقت رکھتا ہے تو اس کو درست تسلیم کرنے میں کوئی امر مانع نہیں تاہم ایسے وثائق جن میں فرائض کی جگہ صرف حقوق کا ذکر ہے اور ایسی چیزوں کا بھی ذکر ہے جو دورِ رسالت میں نہ تھیں ان وثائق کو درست تسلیم نہیں کیا جاسکتا جیسے کہ یہودیوں کے بعض معاہدات جن کے متعلق یہودی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ وثائق انصاری یہود اور مجوسیوں کے ساتھ کیے گئے معاہدات پر مبنی ہیں۔

بعض غیر محتاط مؤرخین نے بعد کے ادوار میں ابتدائی دور کے وثائق کی نصوص کو شامل کر دیا ہے جیسا کہ نجاشی کی طرف رسول اللہ ﷺ کا مکتوب، جس میں ام حبیبہ سے نکاح کروانے اور مہاجرین حبشہ کو مدینہ بھیجنے کا ذکر ہے۔ مثلاً وثیقہ نمبر ۲۴، ۲۵ ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ ایسے وثائق کو موضوع وثائق میں شمار کرتے ہیں۔

بعض وثائق کی عبارت بہت طویل ہیں چونکہ زیادہ تر وثائق روایتوں پر مبنی ہیں اس لیے طویل نصوص میں تحریف اور اختلاف کے امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ بعض وثائق کی قراءت میں بھی اختلاف پیدا ہوا ہے جیسا کہ وثیقہ نمبر ۲۷ جس میں اسم ''الاکبر بن عبدالقیس'' لکھا گیا ہے جبکہ یہ نام انساب اور رجال کی کتب میں موجود نہیں ہے ہوسکتا ہے کہ یہ لکیذ بن عبدالقیس کا مصحف ہو جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کی طرف مبعوث وفد قیس میں موجود ہے (۱۹)

⑤ املاء کی غلطیاں

اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ وثائق میں املاء کی غلطیاں بھی موجود ہیں اور اس بات کا امکان بھی موجود ہے کہ بعض کاتبوں نے نقل کے دوران ہی عربی قواعد صرف ونحو کی روشنی میں موجود غلطیوں کو درست کر دیا ہو۔ مثلاً ''ابن ابوٗ'' جیسی عبارتیں جو کہ قواعد صرف ونحو کی روشنی میں ابن ابی وغیرہ کر دی گئیں لیکن ڈاکٹر حمید اللہؒ کہتے ہیں کہ:

''اس کے باوجود میں نے چار جگہوں پر ایسے الفاظ موجود پائے ہیں۔''(۲۰)

بعض وثائق کے متعلق اس امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا کہ ان وثائق کو سیاسی مقاصد کے لیے گھڑ لیا گیا ہو مثلاً البلاذری اہل نجران کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے معاہد کی شروط کو روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''وقال یحیی بن آدم: وقد رایت کتاباً فی ایدی النجرانین کانت نسخته شبیهةً بهذه النسخة وفی اسفله: وکتب علی بن ابی طالب۔ ولاادری ماذا اقول فیه۔ (۲۱)

بعض وثائق میں لوگوں نے اپنی خواہشات کے لیے اضافے بھی کیے ہیں۔(۲۲)

⑥ وثائق کا تحقیقی معیار

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے وثائق کے تحقیقی اعتبار سے حتمی اور درست ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ انہوں نے کئی ایسے وثائق کی خود بھی نشاندہی کی ہے جن میں سقم موجود ہیں اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وثائق السیاسیۃ کا ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کا کام ایک بنیادی نوعیت کا کام ہے اور اب یہ موجود محققین کی ذمہ داری ہے کہ ان وثائق پر مزید تحقیق کر کے ان کے بارے میں نئے حقائق کو منظر عام پر لائیں۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ عون الشریف قاسم، نشاۃ الدولة الإسلامية على عهد رسول الله ﷺ ، (دارالكتب الإسلامية ، بیروت ۱۹۸۱م، ص : ۹۔

۲۔ عون الشریف قاسم ، م ،ن ، ص:۹۔

۳۔ ابن سعد ،محمد بن سعد، الطبقات الكبرىٰ دار صادر، بیروت ، ۲۵۸/۱

۴۔ دیکھیے : محمد حمید اللہ ، رسول اللہ ﷺ کی سیاسی زندگی ، وعون الشریف قاسم ، م-ن، ص : ۱۰۔

۵۔ محمد حمید اللہ ، الوثائق ، مقدمہ ۔

۶۔ ابن طولون ، إعلام السائلين : ص ٦ ، و ابن سيد الناس ، عيون الأثر : ۶۶۲/۲۔

۷۔ ابن طولون ، إعلام السائلين ، ص : ۴۸ : ۵۳۔

۸۔ ابن ہشام ، السیرہ النبویة (دار احیاء التراث العربی ۱۹۹۴) ، ۲۶۳/۴۔

۹۔ ابن سعد ، الطبقات ، ۷/ ۱۴۱۔

۱۰۔ ابن ندیم ، محمد بن ابن یعقوب اسحاق ، الفہرست ، تحقیق رضا تجدد ، ص ۱۱۳۔

۱۱۔ ابن حجر ، احمد بن علی بن حجر العسقلانی ، الاصابة فی تمیز اصحابة ، (دار احیاء التراث العربی ، بیروت ۱۳۲۸ھ): ۵۲۰/۱۔

۱۲۔ ابن حجر ، فتح الباری شرح صحیح البخاری ، (دار المعرفة بیروت ۹۶/۸)، ۱۷۷/۸۔

۱۳۔ عون الشریف ، قاسم ، م ، ن ، ص : ۱۱

۱۴۔ عون الشریف قاسم ، م ، ن ، ص : ۴۱۔

۱۵۔ ابو عبید ، کتاب الاموال ، (دار الفکر ۱۹۸۸) ، ص ۳۴۸۔

۱۶۔ عون الشریف قاسم ، م ،ن ، ص : ۱۱۔

۱۷۔ محمد حمید اللہؒ ، الوثائق ، ص : یہ ۔

۱۸۔ م ، ن ، مقدمہ۔

١٩۔ السہیلی، (عبد الرحمن ، الروض الأنف فی شرح السیرة النبویة لإبن ہشام ، دارالکتب الحدیثه
ص ٤٢٨/٧۔
٢٠۔ دیکھیے : الوثائق کے وثیقه نمبر ٢١ ، ٢٢، ٣٣، ٨٠۔
٢١۔ البلاذری ، فتوح البلدان، ص ٥٠۔
٢٢۔ الوثائق ، مقدمه ۔